خطباتِ

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd vol 108

Track 1

Time 01:00:46

سلسلہ عظیمیہ کا مقصد روحانیت کوسائنسی انداز میں پیش کر نا

اعوذ با اللہ ...

بسم اللہ ...

تلاو ت سورۃ القران ...تلا وت الحمد ...

معزیزحضرا ت گر می قدر صدراور معزیزمہمان اور حاضر ین مجلس خواتین و
حضرات میرے بزرگوں میرے بھا ئیوں میرے بہنوں او ر میری بیٹیوں السلام و
علیکم... آپ حضرا ت دور داز سے سفر اختیار کر کے اس قیا بان میں محض اللہ
کے لئے تشریف لا ئے اس کے لئے آپ کا شکر گزار ہوں اور دعا گو ہوں کے اللہ
تعالیٰ آپ کے اس جذبے کا قبول فر ما ئے اور ہم سب آقا نام دار تاجدار مدینہ
محمد رسول اللہ ﷺ کی نظروں کے سامنے آجا ئیں اللہ ایسا کر ے جس طرح ہم
ایک دو سرے کو دیکھتے ہیں اس طرح ہم اپنے آقا نام دار تا جدار مدینہ
محمدرسول اللہ ﷺ کو بھی دیکھیں اور یہ کو ئی ایسی بات نہیں ہے کہ انحونی
بات نہیں ہے اگر ہم اپنے ا ند ر تھوڑا سا غورفکر کر یں ہاور کھوج لگا ئیں تو یہ
بات بہت آسان ہے کہ ہمارے اندر کی نظر جب کھول جا تی ہیتو غیب سے پر سے
ہٹ جا تے ہیں اور جب غیب کے پر سے ہٹ جا تے ہیں تو رسول اللہ ﷺ کو ہم
اسی طرح دیکھتے ہیں جس طرح ہم اس وقت ایک دو سرے کو دیکھ رہے ہیں
جب نظر میں اور سط پیدا ہو تی ہے اور رسول اللہ ﷺکی نسبت حاصل ہو جا تی
ہے توب ہم اللہ کو بھی اسی طرح دیکھتے ہیں جس طرح ہم سب آپ ایک
دوسرے کو دیکھتے ہیں اور یہ ایسی بات نہیں ہے کہ جس کو آپ کہا نی کہے یا
جس کو آپ خواب و خیال کی با تیں ایسا نہیں ہے رسول اللہ ﷺ نے معراج میں
اللہ تعالیٰ کو دیکھا اللہ تعالیٰ سے با تیں کیں راز و نیا ز کی با تیںکیں اور اللہ
تعالیٰ نے اس راز و نیاز کو مسطنت بنا نے کے لئے خو د فرمایا ما ...کہ میرے بندے
نے جو کچھ دیکھا اور میں نے اپنے بندے سے جو کچھ با تیں کی وہ خواب و خیال
نہیں ہے میں اس کی تصدیق کر تا ہوں میرے بندے نے جو دیکھا جھوٹ نہیں دیکھا
اصل دیکھا ہے خواب میں نہیںدیکھا خیال میں نہیں دیکھا آنکھوں سے دیکھا ہے
معراج کا مفہوم ہے غیب کی دنیا میں سفر کر نا معراج کے معنی ہیں وہ آنکھ
کھل جا نا جس آنکھ سے آدمی غیب کی دنیا کا مشا ہدہ کر تا ہے رسول اللہ ﷺ

نے اپنی امت کو ایک پرو گرا م دیا اور اس پروگرام کے بارے میں فر ما یا الصلوٰۃ معراج المومینین...کہ جو آدمی نماز یا صلات قائم کر لیتا ہے اس کو معراج حاصل ہو جا تی ہے یعنی کو ئی بندہ صلات کے ذریعے غیب کی دنیا میں داخل ہو کر رسول اللہﷺ کی ایجا زت سے مشرف ہو جا تا ہے اور اللہ تعالیٰ کو بھی دیکھ لیتا ہے لیکن جب ہم چو دہ سو سال کی تاریخ کا تجزیہ کر تے ہیں تو ہمارے سامنے یہ با ت آتی ہے کہ ہمارے بزرگ بھی نماز پڑھتے تھے، ہمارے بزرگ بھی روزے رکھتے تھے،ارور ہمارے اسلاف کا یہ کا رنامہ تھا کہ وہ اسلام کے ایک ایک رکن کو پو را کر تا تھا جو کاما چو دہ سو سال پہلے ہمارے اسلاف کر تے تھے وہی کام ہم بھی کر رہے ہیں لیکن فرق یہ ہے جب یہی کام ہمارے اسلا ف کر تے تھے ان کو اللہ تعالیٰ نے عزت دی تھی وقار دیا تھا اور ساری دنیا میں ان کی حکمرا نی قائم تھی وہی کام جو ہمارے بز رگ کر تے تھے ہم بھی کر رہے ہیں لیکن ہم ان کاموں کے نتیجے میں ذلیل خوار ہیں پر یشان ہیں بد حال ہیں اور غیروں کی خیرات لینے پر محتاج ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں آج کی مجلس میں ہم سب اس بات پر غوروفکر کریں آخر کیا وجہ ہے جب ہمارے اسلاف بھی نماز قائم کر تے تھے اللہ تعالیٰ ان کو عروج بخشتا تھا اللہ تعالیٰ نے ان کو اتنا عروج بخشا کہ دنیا کے ہر کو نے میں اسلام کی حکمرا نی قائم ہو تی ہے وہی نمازیں جو ہمارے اسلاف پڑھتے تھے ہم بھی پڑھتے ہیں یہ آج کی نشست میں اگر اس پر سوچو وچار ہو جا ئے او رمسئلے کا کو ئی حل نکل آئے تو میں سمجھتا ہو ںآپ سب حضرات کو اتنی دور داز سے آنا یہ خود ژثابت ہو جا ئے گا اس وقت کو ئی نتیجہ نظر آئے گا ۔اللہ تعالیٰ نے قرآن پا ک میں فرمایا ...عربی آیت ...کہ ہم نے تمہارے لئے زمین آسمان اور اس کے اندر جو کچھ تھا مستقر کر دیا ہم جب اپنے اوپر غور کر تے ہیں تو ہمارے صورت یہ ہے کہ جب ہم تو چیونٹی کاٹ لے تو اس سے لڑک جا تے ہیں ۔تصویر تو بڑی بات ہے مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا ئنات کو آپ کے لئے بنایا ہے اور اللہ تعالیٰ چا ہتے ہیں اس کائنات پر آپ کی حکمرا نی ہو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں الشمس و قمر ...ہم نے تمہارے تابعے کر دیا ہے سورج کو، تمہارے تابعے کر دیا ہے چاند کو،تمہارے تابعے کر دیا ہے نجوم کولیکن ہماری صورت یہ ہے کہ ہماری بے بسی کا حال یہ ہے کہ ہم تو اتنے بے بس اور مجبور ہیں کہ عزت کی روٹی بھی نہیں کھا سکتے امریقہ سے ایڈ آئے گی تو روٹی کھا ئیں گے امریقہ سے ایڈ آئی گی تو ہمیں تنخواہ ملیں گی ہمارے معاشرتی نظام کا یہ حال ہے کہ قرآن کہتا ہے صوت حرام ہے اور جو لوگف صورتی کاروبار کر تے ہیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ دشمنی کر تے ہیں حال یہ ہے کہ ہماری معیشت کا کو ئی پہلو ایسا نہیں ہے جس میں صورتی نظام قائم نہ ہو اور صورتی نظام جو ہمیں ملا ہے وہ اقوام غیر سے ملاہے جب ہم علم کی طرف آتے ہیں تو ایک وقت تھاکہ مسلمان ہمارے بزرگ جو ہیں ایجادات کر تے تھے بڑی بڑی ایجا دات مسلمانوں نے کیں اور آج یہ وقت ہے ہم عل، کے محتاج ہیں امریقہ کے محتاج ہیں ، فرانس کے محتاج ہیں ، جرمنی کے محتاج ہیں ،علم وہاں سے آجا ئے تو ہم

کچھ پڑ سکتے ہیں علم وہاں سے بھیجنا بند کر یں دیں توہم علم میں بھی فریب
کر تے ہیں اللہ تعالیٰ قرآن پاک فرماتے ہیں انا فی ذلک لا یا ...یہ اللہ تعالیٰ کی
جو نشا نیاں ہیں یہ اللہ تعالیٰ کا جو کا ائناتی سسٹم ہے اللہ تعالیٰ کا جو کائناتی
نظام ہے یہ ان لوگوں کے لئے ہے جو فکر سے کام کر تے ہیں جو تفکر کر تے
ہیںاور یتے وہی نقطہ ہے جس کی طرف ابھی میں نے آپ سے اشا رہ کیاتھا کہ
ہمارے اسلاف میں اور ہم میں فرق یہ ہے کہ وہ اس عمل کے ساتھ ساتھ تفکر
کر تے ہیں اور ہمارے اندر سے تفکر نکل گیا ہے نماز وہی ہے، قرآن وہی ہے،
روزہ وہی ہے، حج وہی ہے، زکوٰۃ وہی ہے،قرآن کے معنی وہی ہیں با ت صرف
اتنی ہیکہ ہم نے اپنے اسلاف کے اس ورثہ کو جس کو ہم تفکر کا نام دے سکتے
ہیںچھوڑ دیا اب ہم اس لئے ذلیل و خوار ہیں اور اس لئے پر یشان ہیں اور اس
لئے غیر قومو ںکے محتا ج ہیں یعنی علما علما محتاج ہیں کہ ہم نے اپنے اسلاف
اور بزرگوں کی اس روایت کو چھوڑ دیا ہے جس روایت کا نام تفکر ہے اللہ
اتعالیٰ قرآ ن پاک میں فرما تے ہیں تفکرون ،...تقلون ...تعلمون ...یعلمون ...
قرآن کے معنی اورمفہوم کو سمجھنے کے لئے آپ

con

کی ضرورت ہے ،آپ کو سوچ وچار کی ضرورت ہے ،آپ کوفکر کی ضرورت ہے
اور اگر آپ کے اندر فکر نہیں ہے اگر تفکر نہیںہے تو دنیا کی کو ئی طا قت آپ کو
قرآن نہیں سمجھا سکتی اور جب آپ قرآن نہیںسمجھیں گے تو ظا ہر ہےآپ ذلیل
وخوار اس لئے ہو نگے کہ آپ کے بزرگوں کا یہ ورثہ ہے کہ قرآن کو تفکر کرکر
کے سمجھیں اور قرآن میں سے ہی وہ ساری جا ئیدار اور سارے فا رمو لے نکا لتے
تھے اور نئی نئی سائنسی ایجا دات کر تے تھے ابھی میں آپ سے عرض کرو ابھی
میں امریقہ کے دورے پر گیا تھا وہاں اسٹریٹ میں میں گیاتو میں نے وہاں غور
سے دیکھا کہ ان کی ترقی میں بنیادی عنصر کیا ہے مادی طور پر ان کی ترقی
میں بنیادی عنصر کیا ہے ؟تو میں نے ان کی تر قی میں بنیادی عنصر دیکھا لو ہا
اگر ایک سو دس منزل امارت ہے تو ایک سو دس امارت لو ہا ہے اگرانڈر گرائونڈ
ریلوے اسٹیشن ہے پا نچ پا نچ منزل تین تین منزل تو وہ ساراکا سارا

comp

وہ لو ہے پر کھڑا ہوا ہے اوپر نیچے وہ لو ہے کے بنے ہو ئے ہیں ہو ائی جہاز
دیکھے وہ لوہے کے بنے ہو ئے ہیں ،جتنی مشنیں ہیںوہ آپ سب دیکھیں وہ لو ہے
کی بنی ہو ئی ہیں یعنی ان کی تر قی کا بنیا دی عنصر مادی طور پر لوہا ہے ۔
اب دیکھو اللہ تعالیٰ قرآن پا ک میں فرما تے ہیں وانزلہ ...کہ ہم نے لو ہا نازل
کیااور اس میں انسانوں کے لئے بے شمار فوائد رکھ دئیے ہے کو ئی ڈنڈنے والا میں
نے یہ سمجھتا ہو ں وہاں کے کسی سائنٹس نے انگریزی میں قرآن پڑھا اور جب
وہ اس آیت پر آیا کہ اللہ تعالیٰ یہ کہہ رہے ہیں ہم نے لو ہا نا زل کیا وراس
میں انسان کے لئے بے شمار فوائد ہیں تو اس پر ریسرج کر نی چا ہئے سائنٹس نے

آپ غور کر یں سائنسی ایجادات میں آپ کو ہر ایجاد کسی نہ کسی طرح لو ہا
ملے گا بجلی کا تا ر لے لیں، کھمبے لے لیں،ریلوے کی پٹری لے لیں ،بسیں لے لیں ،آپ
کی یہ کا ریں لے لیں ،ٹیکسیاں آپ کے پل آپ کی بلڈنگیں کس جگہ آپ کو لو ہے
کا وجود نہیں ملے گا آپ کس جگہ لو ہے کے وجود سے انکا ر کر سکتے ہیں اللہ
تعالیٰ فر ما تے ہیں نا النزلہ ...اے لوگوں غور کر و اللہ کی نشا نیوں پر اس کے
اند ر تفکر کر و اگر تم اس لوہے کے اندر تفکر کرو گے تو اس لو ہے کی صلاحیت
ہے اور لوہے کے اندر جو اللہ تعالیٰ نے مختلف شخص ،مختلف روپ میں ڈھلنے کی
جو صلاحیت رکھی ہے وہ آپ کے ساتھ ہے تو بنیا دی جو ہمارا اس وقت جو زبان
پذیر ہو نے کا جو بنیادی سبب ہے وہ یہ ہے کہ ہم نے قرآن پاک میں تفکر کر نا
چھوڑ دیا ہے اور غیر قوموں میں اگر تر قی کا کو ئی راز ہے وہ تفکر ہے کو ئی
بھی سائنسی ایجاد ات بغیر تفکر کے ممکن ہی نہیں ہے اگر آپ ٹیلفون پر غور
کر یں توایک آدمی کے ذہن میں خیال آیا کہ صاحب ایسا کو ئی آلہ بنا نا چا ہئے
کہ آواز جو ہے وہ دور دراز پہنچ جائے اس نے سو چا سوچا پھر دوسرے آدمی نے
سو چا پھر تیسرے آدمی نے سو چا ٹیلفون ایجا د ہو گیا پھر دو سرے آدمی نے کہا
ٹھیک ہے آواز تو ٹیلفون کے ذریعے پہنچ سکتی ہے اب کو ئی ایسی بھی صورت ہو
نی چا ہئے ہزاروں میل دور ہم تصویر بھی دیکھا دیںتو جناب دماغ سو چنے شروع
ہو گئے انہوں نے ٹی وی نکا ل دیا تو کتنی بھی اس وقت سائنسی تر قی ہے اس
ترقی کی بنیاد صرف اور صرف تفکر ہے اور قرآن تفکر کے علاوہ کچھ نہیں ہے
اگر قرآن کے اندر مسلما ن تفکر نہیں کر یں گے تو جتنے اب ذلیل ہیں اتنے ذلیل و
خوار ہو جا ئیں گے کہ اللہ تعالیٰ زمین سے ان کا نام و نشان میٹا دیں گے اللہ
تعالیٰ آپ کے رشتے دار نہیں ہیں اللہ تعالیٰ حاکم ہے اللہ تعالیٰ ما لک ہیں رب
ہیں اللہ تعالیٰ کے نظام میں اگر آپ غوروفکر سے کام لیکر اللہ تعالیٰ کے بتا ئے
ہو ئے راستے پر چلے گے االلہ تعالیٰ کا بتا یا ہوا راستہ کیا اللہ کی نشا نیوں میں
غو ر کر یں کا ئنات کے نظام پر تفکرکر یں ہدیکھو یہ کہکشانی نظام کس طرح
قائم ہے ،اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ...عربی آیت ...دیکھو ہم نے آسمان کو کس
طرح بلند کر دیا اس میں کو ئی ستون ہی نظر نہیں آتا ولجبلا...اور دیکھو ہم نے
پہاڑوں کو کیلیںبنا کر نو کیں بنا اکر کس طرح زمین مین گاڑ دیا ہے ...عربی ...
دیکھو ہم زمین کو کس طرح غار بن کر تمہا رے لئے تمہا رے آرام کے لئے تمہارے
بچوں کے لئے تمہا ری کھیتی با ڑی کے لئیوے سب دے دی اور زمین کو ہم نے اس
طرح بنا دیاکہ نہ اس کو اتنا نرم کر دیا ہے کہ تم اس کے اندرڈھس جا ئو نہ ا س
کو اتنا سخت کر دیا ہے کہ تم ٹھوکر کھا کھا کر گرو اور تمہارے جسم سے خون
بہے یہ ساری با تیں اللہ تعالیٰ اس لئے بتا تے ہیں کہ ہمارے اندر تفکر پیدا ہو اور
آپ دیکھ رہے ہیں جب قوموں میں تفکر ہے وہ تر قی یا فتہ ہیں اور جن قوموں
کے اندر سے تفکر ن نکل گیا وہ قومیں سب کی سب ذلیل و خوار ہیں ہحضور
قلندر باباااولیاء کو اللہ تعالیٰ نے ہزراوں سال کے رہنے والے مفلس و خلاص
بندوں کی تر بیت کے لئے پیدا کیا ہاللہ تعالیٰ کو رحم آگیا انبیاء تو آ نہیں سکتے

نبوت تو ختم ہو گئی اللہ تعالیٰ نے اس نبوت کے سلسلے کو جا ری کر نے کے لئے
انبیاء کے طرز یا فتہ گروہو ںکو اپنی مخلو ق کی ہدایت کے لئے بھیجنا بند نہیں کیا
ہنبوت ختم ہو گئی لیکن چو دہ سو سال سے اللہ کے رسول کے دوست اور اللہ
کے رسول کے برابر تشریف لا رہے ہیں اور وہ ی بات کہہ رہے ہیں جو نبی کہا
کر تے تھے تو اللہ تعالیٰ نے اس مجلس میں قلندربابااولیا ء کو پیدا کیا اور ان کو
ایسی تعلیمات کو پر چار کر نے کا شعبہ دیا جن تعلیمات میں سائنس ہو روحانی
کو اس طرح بیان کیا جائے کہ وہ سائنسی نقطہ نظر سے لوگوں کے سامنے آئے
اور لوگوں کا جو سائنسی نقطہ بیدار ہو گیا ہے ہوہ شعور کے مطا بق لوگ اگر
چا ہئیں تو اللہ کی نشانیوں پر غور کریں اور اللہ کے نظام میں شریک ہو جا ئیں
میں آپ سے عرض کرو ں ایک شعبہ تقریب کر تے ہیں اللہ تعالیٰ کے بندے ہی
اس کو چلا تے ہیں میرے حضور قلندر بابااولیا ء کے زمانے میں تعلیم کے مطا بق
مجھے بتا یاکہ یہ کائناتی نظام کچھ اسطرح ہے ایک کتاب ساٹھ کروڑ لوح محفو
ظ ہیں ہر لوح محفوظ پر اسّی ہزار حدیثیں ہیں اورایک ہجرے میں کم از کم نو
نظام شمسی ہیں ،اور ہر نظام شمسی میں کم از کم ساٹھ اور زیادہ سے زیادہ
تیرا سیارے ہیں اب غور کریں آپ حساب کر یں کہ یہ اللہ تعالیٰ کا نظام کس
طرح چل رہا ہے اور کس طرح کا ہے یہ نظام فرشتے نہیں چلا تے یہ میں آپ
سے عر کر رہا ہوں یہ نظام فرشتے نہیں چلا تے یہ نظام بندے چلا تے ہیں اسی
بات کو اللہ تعالیٰ نے فرماتا از قال ربک الذی ملا ئکتہ ...فی الارض خلیفہ وقالو
تجلو ...معالا تعلمون...وعلما ...ثم ردنہ ...صدیقین ...قالو سبحان ...انا قا انت
العلیم حکیم...اللہ تعالیٰ فرما تے ہیں میں نے ایک کا ئناتی نظا م بنا ئے اور وہ کا
ئناتی نظام اس طرح بنایا کہ میں اس نظام کوچلا نے کے لئے انسانوں میں سے
خلیفہ بنائوں اپنا نائب بنا ئوں فرشتوں سے کہا فرشتوں یہ جو میں نے نظام قائم
کیا ہے کا ئنات کا اس کو انسان چلا ئے فرشتوں نے کہا اللہ میاں جس انسان کو
نظام کائنات چلا نے کے لئے منتخب کیا ہے وہ تو فساد کر ے گا وہ تو خون خرابہ
جر ے گا اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اپنی صفات سیکھا ئی یعنی اللہ تعالیٰ
نے کائنات کے تخلیقی فا رمولے آدم کو سیکھا ئے اور آدم نے کہا اے آدم بیان کر کا
ئنات کے تخلیقی فارمولوں کو بیان کر جب آدم نے کا ئنات کے تخلیقی فا رمولوں
کو بیان کیا تو فرشتے دم بخود رہے گئے اور انہوں نے کہا بے شک ہم نہیں جا نتے
ہم تو اتنا ہی جا نتے ہیں جتنا آپ نے ہمیں بتا دیا ہے اور اس کے بعد فرشتوں نے
آدم کی حاکمیت کا قبول کر لیا دیکھئے اس آیت سے یہ نقطہ نکلتا ہے کہ ا نسان
کا شرف یہ ہے کہ اسے یہ علم آتا ہو جو فرشتے نہیں جا نتے اب غور کریں
انسان پھر اس بات کو غور کر یں فرشتوں نے کہا صاحب یہ خون خرابہ کر ے گا
اللہ تعالیٰ نے کہا اے آدم تو بیان کر ہم نے تجھے کیا سیکھا یا ہے ہم نے تجھے اپنی
آسماء اور اپنی صفات اورتکلیقی فا رمولوں کا جو علم سیکھا یا ہے وہ فرشتوںکے
سامنے بیان کر آدم ن ے جب تخلیقی فا رمولوں کا علم فرشتوں کے سامنے بیان
کیا تو فرشتوں نے آدم کو سجدہ کر لیا یعنی آدم کو اپنا حاکم تسلیم کر لیا تو

انسان کا شرف یہ ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے وہ علوم عطا کر دئے نہ وہ
علوم جنات کو حاصل ہیں نہ وہ علوم فرشتوں کو حاصل ہیں اگر وہ علوم
حاصل ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ کوحاصل ہیں یا آدم کو حاصل ہیں ہماری بد
قسمتی یہ ہے کہ ہم نے انہی علوم کو بھلا دیا ہے اللہ تعالیٰ نے جو ہمیں تخلیقی
فارمولے سیکھا ئے جو کائنات سے متعلقوہ ہم نے بھلا دیئے ہیں اور ہمارے اسلاف
اور ہم نے یہ فرق ہے کہ ہمارے اسلاف ان علوم کو جا نتے تھے ان علوم پر تفکر
کر تے تھے نتیجے میں وہ ساری دنیا پر حاکم تھے ساری د نیاپر قبضہ کر تے تھے ۔
تو ان علوم کو حاصل کر نے کے لئے سب سے پہلی بات قرآنی نقطہ نظر سییہ ہے
کہ ہم تفکر کر یں وہ سب سے پہلے تو ہمیں یہ سوچنا چا ہئے بھئی ہم گیارہ
سال سے روزے بھی رکھ رہے ہیں نمازیں بھی پڑ رہے ہیں آخر اس کا نتیجہ کیوں
مرتب نہیں ہوا ہم روز بروز ذلیل و خوار ہی کیوں ہو رہے ہیں تو پہلے تو یہ
غور کرنا چا ہئے ہم غور کر یں گے تو آپ کجے سامنے ایک ہی بات آئے گی ہمارے
بزرگ ہمارے اسلاف جو عمل کر تے تھے اس میں تفکر بھی کر تے تھے اس کی
حکمت پر بھی غور کر تے تھے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ وہ انرسے اپنے اندر
سے اپنی روح سے اور اللہ تعالیٰ کے علوم سے واقف تھے جن علوم کی بنیاد پر
فرشتوں نے انسان کو سجدہ کیا اب پہلی تو یہ بات ہے تفکر اب صاحب تفکر کر
یں اب تفکر کے بعد کیا نتیجہ کیسے مر تب ہو گا تفکر کو ؤگے کیسے بڑھا ئیں
تفکر کو آگے بڑھا نے کے لئے بھی برحال ہمیں انبیا ئکی اور پیغمبروں کی زندگی
سے ہی راستہ ملے گا رسول اللہﷺ کی زندگی ہم سب کے لئے ہے رسول اللہﷺ
مکہ میں میلوں دور ایک اونچی پہاڑی غار پر تشریف لیجا تے تھے وہاں مراقبہ کر
تے تھے مرا قبہ مراقبہ کا مطلب ہے تفکر کر نا غوروفکر کر نا اللہ کی آیت پر
اللہ کی کا ئنات پر غوروفکر کر کر کسی نتیجے پر پہنچنے کی کوشش کر نا
رسول اللہﷺ نے جب مرا قبہ کیا سالوں کیا اس مرا قبہ کے کے نتیجے میں اللہ
تعالیٰ نے حضرت جبرا ئیل علیہ السلام کی ڈیوٹی لگا ادی اہ جبرا ئیل جا اور
ہمارے بندے سے کہے اقراء بسم ربک ...رسول اللہﷺ نے فرمایا میں پڑھا ہوا نہیں
ہو ں جبرا ئیل نے کہا آپ کا رب ایسا ہی چا ہتا ہے کہ آپ پڑھیں اس مرا قبہ
کہ نتیجے میں رسول اللہﷺ امی ہے جو خط لکھنا نہیں جا نتے جو دستخط کر

نا نہیں جا نتے قرآن جیسی کتا ب آپ سامنے ہے یعنی مرا قبہ معیز

dic ،con

ایک ایسی چیز ہے اگر ہم اس کو اپنا لئے تو اسکے نتیجے میں ہمارے ایسے درچے
کھل جا تے ہیں جو جبرا ئیل کو دیکھتے ہیجو درچے فرشتوں کو دیکھتے ہیں ،جو
درچے جنت کی ایک ایک قصہ کو جنت کی ایک ایک زون کو جو درجہ بندی ہے
جنت کی اس کو دیکھتے ہیں ہماری کوشش اور جدوجہد کا آغاز تقریباً بیس سال
پہلے ہوا میرے مر شد کر یم قلندر باباولیا ء نے مجھے یہ علم سیکھا یا مرا قبہ کا
آج میں بر ملا اس بات کا اعلان کر تا ہوں فقیر بندے جو آپ کے سامنے کھڑا

ہونکبھی بھی اسکول میںداخل نہیں ہوا میں نے کسی بھی اسکول میں پہلی جما
عت نہیں پڑھی،نہ میں نے کو ئی درس نظامی پڑھا ،نہ میںکو ئی عربی اسکول
میں داخل ہوا تب ہی البتہ یہ ہ ء قرآن پاک پڑ ھا وہ حافظ جی صاحب نے مار ما
ر کر یا دد کر وا دیا وہ میں بھو ل گیا اسی لئے کہ اس کا بیگ گرائو نڈ اتنا خراب
تھا کہ سوائے ما ر کے پٹا ئی کے کو ئی چیز ہی نہیں تھی اور تھوڑی بہت یہ اردو
کی کتا بیں جیسے بچے گھر میں پڑھ لیتے ہیں یہ میں نے پڑھی میں مطلب علم
میرے پیرو مرشد کی توجہ ان کے فیض اور مادی طور پر ہے۔ اگر کو ئی انسان آپ
رسول اللہﷺ کی غار حراوالی سنت پر عمل کر کے مرا قبہ کو یا

con

اپنی زندگی میں داخل کر لیں تو آپ کی نظر بھی کھل جائے گی آپ کا ذہن بھی
وسیع ہو جا ئے گا ۔میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو تو فیق دے ہم
اسلاف نے اس ورثے کو ورثے کی وجہ سے ہم پو ری دنیا پر حکمران حاصل کر نے
کی تو فیق دے اور اللہ تعالیٰ ہمیں رسول اللہ ﷺ کی رو شنی دے ہم غورو فکر
کر یں اور قرآن کو سمجھنے کی کو شش کر یں اور قرآن کو سمجھنے کا جو
آسان ترین طریقہ جو ہے وہ ہے۔ مراقبہ

con

اسی مراقبہ کو جا ری و ساری رکھنے کے لئے رسوک اللہﷺ کی غار حرا کی سنت
اور رسول اللہﷺ کے فیض اور قلندر بابااولیا ء کے مشن کو جا رہی رکھنے کے لئے
سلسلہ عظیمیہ کے کا رکونان نے ایک ادارہ قائم کر وایا جس کا نام قلندرفاو
ئدیشن رکھا اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہمت دی تو فیق دی کہ ہم یہاں تک پہنچ
گئے کہ ہم نے یہ زمین کا ایک ٹکڑاحاصل کر لیا ہے۔ اور ہم کو شش کر یں کہ اس
،میں ایسا مرا قبہ ہال قائم کیا جا ئے جس میںلوگ آکر بیٹھیں غوروفکر کر یں اور
ایک ہمارا پروگرام یہ ہے۔ آپ لوگوں سے نہا یت مودبا نہ درخواست ہے۔ دعا کر
یں میں ایک ایسا نظام بنا نا چا ہتا ہوں ایسا تدریس نظام تشکیل دینا چا ہتا
ہوکہ ہمارے بچے شروع سے ہی پروگرام ہے۔ میں پہلے ایک قاعدہ بنا ئوں گا پھر
ایک کتاب لکھوں گا جیسے پہلی دو سری تیسری کتابیں ہو تی ہیں اور اس کا بنیا
دی پہلو جو ہو گا وہ یہ ہو گا ہمارے بچے شرو ع سے ہی اپنے اسلاف کے اس
ورثے سے واقف ہوں جس ورثے کی بنیا دپر ہم ساری دنیا میں حکمران کریں اور
جس ورثے کی بہ حر متی ہو نے اوراس ورثے کی نہ شکر ی کی وجہ سے ہم دنیا
کی ذلیل ترین قوم بن جا ئیں یہ با لکلاچھی با ت نہیں ہے۔ کہ ہمارے اوپر قرآن
نازل کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب بندے کو ہمارے نبی بنیا اللہ تعالیٰ نے ہم سے
وعدہ کیا اور اعلان کیا ساری کا ئنات تمہا رے لئے مستقر کر دی گئی کہ نہ ہم
ذلیل و خوار ہو کر رہے۔ اور غیر قوموں کی بھیک پر گزارہ کر یں مجھے تو صاحب
بہت تکلیف ہو تی ہے۔ کہ ہمارا حال یہ ہے۔ اللہ نے ہمیں زمین بھی دی، اللہ نے
ہمیںدماغ بھی دیا لیکن ہم جب بھی غور کر یں گے وہی غیر قوموں سے ایک

مسلمان جس کا ایمان ایک مسلمان جو اللہ تعالیٰ کے علم الاسماء کا علم جا نتا
ہے ایک مسلمان جس کو فرشتوں نے سجدہ کیا ہے وہ ایسے لوگوں کو محتاج ہو
اور ایسے لوگوں کی خیرات کھا ئے جو قویں غیر مسلم ہیں یہ اتنہا ئی شرم ناک
بات ہے ۔ اور اس شرم ناک بات سے نجا ت پا نے کا واحد اور مو ثر ذریعہ یہ ہے
کہ آپ غورو فکر کریں اپنے اسلاف کی نسبت تلا ش کر یں اور غوروفکر سے نتا
ئج مراتب کر نے کا طریقہ یہ ہے کہ آپ مرا قبہ کریں ہمراقبہ بہت آسان ہے کو
ئی مشکل کام نہیں ہے اگر ہر آدمی چو بیس گھنٹے میں پندرہ منٹ بھی اللہ
تعالیٰ کے لئے نکا ل دے تو مرا قبہ کا مقصدپو را ہو جا تا ہے اور آہستہ آہستہ
اس کی پو ری ہو جا تی ہیں اور ذہن اس کا کھل جا تا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا کر
یں یہ کہ آپ کے لئے جو پروگرام بنا یا ہے اللہ تعالیٰ اس کو پو را کرے اللہ تعالیٰ
ہی پو را کر تے ہیں بندے تو کیا پو را کر یں گے اس سلسلے میںآپ سے یہ عرض
کرو ں گا پرو جیکٹ بہت بڑا ہے جہاں تک ہماری انفرادی کو ششوں کا تعلق ہے
اللہ تعالیٰ نے ہمیں بر کت دی رسول اللہﷺ کی محبت رسول اللہﷺ کیم نسبت اور
رسول اللہﷺ کا فیض یقیناہمارے ساسمنے ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم جس
پروگرام کو لیکر چلے اور صیحح معنوں میں دس سال پہلے جو کر چکے تھے اس
کی جڑیں اتنی مضبوط ہو گئی ہیں جہاں رسول اللہﷺ کا شہیدائی ایک جگہ
جمع ہو کرمراقبہ ہال میں جمع ہو کر رسول اللہﷺ کی غار حرا والی سنت کو
پورا کر نے کی کو شش کر یں ہامریقہ میں، بر طا نیہ میں ،اسٹیلیا میں ،بھا رت
میں ،افریقہ میں ،پا کستان کے تمام بڑے شہروں میںاللہ کے فضل و کرم سے
ہمارے سینٹر قائم ہو گئے ہیں ابھی میں لا ہو ر گیاتھا وہاں میاں صاحب اور
ہمارے دو سرے عظیمیہ سلسلے کے کارکو نا ن نے انفرادی طور پر اکھٹے ہو کر
ایک ایکڑ زمین خریدی ہے اس کا میں نے جامع عظیمیہ کے نام سے منقطع کیا ہے
اب اللہ کے فضل و کرم سے اللہ نے یہاں ہمیں ایک زمین کا ٹکڑا دے دیا ہے اب
آپ سب حضرات کو اس لئے یہاں بلا یا ہے کہ کہ آپ اجتماعی کر یں تا کہ اللہ
تعالیٰ ہمیں کامیابی عطا کر ے اور ساتھ ساتھ کیوں کہ کام بہت بڑا ہے میں آپ
سے دعا کی دوا کی ما لی کی ہر قسم کی امداد کی اپیل بھی کر وں گا کہ چا
لیس لا کھ کا جو پرو جیکٹ ہے ظا ہر ہے ایک آدمی رو نہیں بنا سکتا تو اس میں
جو بھی حضرات جس طرح بھی مدد کر سکتے ہیں ہاگر کو ئی آدمی ما لی مدد
نہیں کر سکتا کو ئی بات نہیں اللہ تعالیٰ کے کام کبھی رو کتے نہیں تو آپ ہمارے
لئے دعا کر یں کو ئی آدمی ایک اینٹ اٹھا کر ہماری دیوار میں رکھ سکتا ہے تو وہ
ایک اینٹ اٹھا کر رکھ دے ،کو ئی آدمی گڈا بھر نے کے لئے دو چار بیلچے مٹی کے ڈال
سکے مطلب یہ ہے کہ آپ جس طرح بھی چا ہیںہم آپ کی مدر کے طالب گار
ہیں اور آپ کی مدر کو انتہا ئی خوش دلی کے ساتھ قبول کر یں گے اور یہ آپ کا
اللہ کا معاملہ ہے جیسی نیت ہو تی ہے ویسے ہی اللہ پھل دیتے ہیں ۔ اختتام